

خلافت... اور کچھ 'یوٹوپیا' افکار

تحریر: حامد کمال الدین

گزشتہ سے پیوستہ:

دو سوالات کے یہاں ہمیں جواب دینے ہیں:

چند دن پہلے ہمارے ہاں شائع ہونے والے مضمون [خلافت مابین 'جمہوری' و 'انقلابی' اور مدرسہ اہل الاثر] پر ایک

سوال یا کا منٹ آیا ہے:

بصدا احترام! موجودہ "جغرافیائی تقسیم والی ریاست" کے زمانے میں ٹھیٹ اسلامی تصور پر مبنی "جماعت المسلمین" کا خیال ہی کسی یوٹوپیا کی طرح لگتا ہے

لہذا اس موجودہ ترتیب سے "اُس ہدف کا سفر" کسی ایک نخطے کی "ریجنل جماعت المسلمین" کے ساتھ ہی ممکن ہے۔۔ جو کہ "انکلیوسو" ہو، تصوراتی طور پر عالمگیر ہو مگر کوشش صرف اپنی "قومی جغرافیائی حدود" تک محدود رہے عالمگیر نظام کے مقتدر طبقات کے لیے جس حد تک اور جتنی دیر تک ناقابل ذکر رہے اتنا اچھا ہے۔۔۔ اپنے علاقے اور لوگوں میں سرایت کر جائے۔۔۔ تا انکہ اکھاڑ پھینکا جانا آسان نہ رہے۔

(سید فاروق احمد)

جواب:

آپ کا پہلا جملہ:

موجودہ "جغرافیائی تقسیم والی ریاست" کے زمانے میں ٹھیٹ اسلامی تصور پر مبنی "جماعت المسلمین" کا خیال ہی کسی یوٹوپیا کی طرح لگتا ہے

جو آپ کہنا چاہ رہے ہیں، مجھے اس سے اتفاق ہے۔ اور دیکھنے میں شاید ایسا ہی ہے۔ پھر بھی ان لوگوں کے لیے تھوڑی بات کر دوں جو ہمارے خالص اسلامی چیزوں پر ایمان رکھنے کو "یوٹوپیا" کا ہم معنی لیتے ہیں۔

اپنے مضمون میں "جماعت المسلمین" ہم نے بطور اعتقاد بات کی ہے۔ اور اعتقاد کا معاملہ اس بات سے متعلق نہیں ہوتا کہ

"آج" کیا ممکن ہے۔ ہاں "یوٹوپیا" یہ اس وقت ہو گا جب ہم اسی کے خواب دیکھ اور دکھا رہے ہوں۔ جبکہ ہم ایسا نہیں کر رہے۔ بلکہ خواب دیکھنے والوں کو ان کے 'منہج' سے بیدار کر رہے ہیں، اور انہیں سمجھا رہے ہیں کہ "عمل" میں ہم صرف اُس بات کے مکلف ہیں، اور اُسی پر ہمیں فوکس کرنا چاہیے جو آج "ہمارے بس میں ہے"۔ باقی باتیں (یعنی جو ہمارے بس میں نہیں) البتہ پڑھنے پڑھانے میں رہنی چاہئیں۔ ہاں پڑھنے پڑھانے سے بھی نکل گئیں تو سمجھو معاملہ ختم، لَا قَدَرَ اللَّهُ۔ "تعلیم اسلام" ہمارا سب سے بڑا پراجیکٹ رہنا چاہیے۔ یعنی وہ لوگ جو اسلام کے لیے مخلص ہیں، اور جو کہ آج بھی کم نہیں، انہیں ٹھیٹھ خالص اسلام پر پختہ کرنا۔ یہاں ہم تھوڑی سختی کرتے ہیں: اپنے پڑھنے پڑھانے۔ یعنی اپنے نوجوان کی نظریاتی قلعہ بندی میں۔ جاہلیت کا داخلہ "مکمل" بند رکھنا اور جاہلیت کو وہاں 'ایڈجسٹ' کرنے سے جزوی نہیں مکمل پرہیز رکھنا۔

چنانچہ "یوٹوپیا"۔ میرے علم کی حد تک۔ محض کسی غیر مقبول non-popular چیز پر اعتقاد رکھنا نہیں بلکہ انسانی سرشت کے لحاظ سے کسی بالکل انہونی چیز پر اعتقاد رکھنا ہے۔ ورنہ ہر نظریہ جو "موجود" کو رد کرتے ہوئے میدان میں آتا ہے وہ اپنے سامنے آنے کے وقت غیر مقبول ہی ہوتا ہے۔ یہ نہ ہوتا تو کبھی کسی "موجود" کو رد نہ کیا جاتا۔ مگر دنیا اور اس کی تاریخ ایک شے کو ہٹا کر دوسری کو لانے، یعنی "موجود" کو "مطلوب" سے بدلنے کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ "تبدیلی" یعنی جہان کا ایک ہی ڈھب پر نہ رہنا، اس جہان کا سب سے سچا واقعہ ہے۔ لوگ آج جس "یو-این" ورلڈ کو اس دنیا کی "حتمی صورت" اور "اینڈ آف دا ہسٹری" دیکھتے ہیں، ہماری نظر میں وہ تاریخ کے مراحل میں سے ایک مرحلہ ہی ہے؛ اور تاریخ اپنے تاریخی راستے پر آج بھی رواں دواں۔ بعید مت جانے، عشروں میں دنیا کہیں سے کہیں جا پئے۔ [اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ]۔ زمین پر دوسروں کا قبضہ ہو ادیکھ کر نظریات نہیں چھوڑے جاتے، فقط اس واقعہ کے ساتھ دانشمندانہ "تعال" کیا جاتا اور باقی خدا پر چھوڑا جاتا ہے۔ یہاں اکیلے یوسف علیہ السلام اللہ پر بھروسہ کر کے چند سال میں تہذیب کے ایک قدیمی مرکز۔ مصر۔ کو بت خانے سے توحید کا گہوارہ بنا دیتے اور ایک طرح سے "مڈل ایسٹ" میں ہونے والی آئندہ دو ہزار سال کی تبدیلیوں کا سنگ بنیاد رکھ جاتے ہیں۔ [إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ]۔ خدا پرستوں کے توروشنی کرنے کا اصل وقت ہی وہ ہے جب دنیا گھپ اندھیرا ہو۔

پس ایک غیر مقبول کو "ماننا" کسی یوٹوپیا کی دلیل نہیں۔ ہاں زمینی حقائق کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کے "خواب دیکھنے" لگ جانا، خصوصاً اس خواب کے تعاقب میں زندگی کی دوڑ سے نکل آنا اور کسی تخیلاتی جہان کا ہو رہنا۔ جیسا کہ ہماری "خلافت" یا "انقلاب" کی داعی بعض تحریکیں۔ ضرور یوٹوپیا والی بات سے کچھ تعلق رکھتا ہے۔

ویسے اگر یوٹوپیا آپ اسی کو کہتے ہیں جو ہم اجتماع کی اسلامی بنیاد کے حوالے سے اپنے تعلیم اور تعلم کے اندر رکھتے ہیں... تو

اس "اسلامی" خواب کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں جو ہماری اسلامی جمہوری جماعتیں پچھلے ستر سال سے دیکھ اور دکھا رہی ہیں اور جو ہر گزرتے دن کے ساتھ دور سے دور ہی ہو رہا ہے؟ نوبت بانجار سید کہ ایسی بہت سی جماعتوں کے اندرونی حلقوں میں "راستہ" تبدیل کرنے کی بحثیں زور پکڑنے لگیں (کچھ ان میں اب کوئی نیا چیپٹر کھولنے کی بات کر رہے ہیں اور کچھ اب بھی طرز کہن پر اڑے، مسئلہ کو "سودوزیاں سے بالا" دیکھنے پر مصر)۔ بلکہ نوبت یہ کہ کئی ملکوں میں یہ جماعتیں بالفعل راستہ بدل چکیں، یہاں تک کہ ان کے نئے راستے میں اسلام کا "نام" لینا تک متروک ٹھہرا لیا گیا ہے؛ جو کریں گے یا جتنا ہو جائے اب "اسلام" کا نام لیے بغیر کریں گے (اس کی کئی میں سے ایک مثال: تیونس کی "النهضة")۔

یہ میرے خیال میں وہ (اسلامی انقلاب) کسی قدر یوٹوپیا ہے بھی، کیونکہ لوگ اس کے "خواب" میں محو رکھے گئے، جبکہ وہ عملی بالکل نہ تھا۔ اور اب یہ نوبت کہ جن ملکوں میں اسلامی جمہوری جماعتیں تاحال اپنے راستے پر "برقرار" بھی ہیں، وہ اپنے اس پیکیج میں موجود "اسلامی" کو مدہم سے مدہم کرتی جا رہی ہیں۔ گویا عملاً اب سب کا رخ اس پیکیج کو ہلکا کرنے کی طرف ہے۔ یعنی اسلام کو 'تھوڑا سا' مولڈ mold بھی کیا تاکہ وہ ایک جاہلی صورت حال میں "فٹ" ہو جائے، مگر بات پھر نہیں بنی اور آخر تدبیر یہ ٹھہری کہ اسلام کا نام ہی فی الحال نہ لیا جائے؛ کیونکہ اسلام کا "نام" بھی اس کوچے میں آپ کا کام خراب ہی کرتا ہے!

پس وہ (ستر سال پرانی شے پر) "اڑنے" کی بات بھی بحثوں کی حد تک ہے، عملاً تو "اسلام" کا نام کب کا متروک ہو چکا، اب تو بجلی پانی مہنگائی، وغیرہ ہی اپنی تیج لائن ہے اور اسی سے کچھ راستہ بن جانے کی آس!، جہاں بھی کچھ تھوڑی بہت پیش رفت ہوتی یا اس کا امکان دکھائی دیتا ہے وہاں یہی تیج لائن رکھی جاتی ہے۔ اور اسلام والی بات تو اب تقریباً زیبِ داستاں کے لیے رہ گئی، نہ کہ فی الواقع جاہلیت کے ساتھ اپنے کسی لڑائی جھگڑے کا عنوان۔

جبکہ ہم کہتے ہیں، معاملے کو آسان رکھو۔ جس چیز کے ساتھ "تعامل" کرو اور اس میں کوئی اچھا کردار ادا کرنا ممکن جانو، بس کر آؤ، اس پر "اسلام" کی تختی لگا آنا ضروری نہیں، بلکہ اکثر اوقات صحیح بھی نہیں۔

رہ گئی خالص اسلام کی بات تو وہ فی الوقت ایک دعوت اور تعلیم کا مضمون ہے۔ کوئی تین چار سو سال کے تعطل نے فی الواقع ہمیں اس پوزیشن پر لا کھڑا کیا ہے۔ یہ بھی اگر آج ہم ادراک کر لیں۔ اس خالص اسلام کی بنیاد پر یہاں خواص کی ایک معتد بہ تعداد کا ذہن بدلے بغیر چارہ نہیں، جس کی کوئی صورت دعوت اور تعلیم کے سوا ممکن نہیں۔ گو اس دوران ہم زندگی کا تعطل روکنے کی کوشش نہیں کریں گے، کیونکہ یہ ناممکن ہی نہیں اپنے حق میں ایک گھائے کا سودا ہے۔ زندگی کی دوڑ سے باہر ہونا یہاں سب کچھ ہار دینے والی بات ہے۔ لہذا (اجتماعی) زندگی فی الوقت جس رخ پر جا رہی ہے، آج اس پر ہم اپنی اسلامی شرطیں عائد نہیں

کر سکتے۔ جبکہ اس اسلام کو ہم جاہلیت کی چیزوں کے ساتھ خلط ملط بھی نہیں کر سکتے؛ کیونکہ یہ ہمارے پاس خدا کی امانت ہے، اور اس سے بڑی کوئی امانت روئے زمین کی کسی قوم کے پاس نہیں ہے۔ لہذا اس اسلام کو بچانا، خالص اور صحیح رکھنا (تفاسیر سلف کی رو سے اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيْهِ كَادَا ضَحُّ تَرَاوِرِ قَوِي تَرْمَعِي)، اور اسے وقت کی آندھیوں کی نذر نہ ہونے دینا... بہر حال ہماری سب سے بڑی ترجیح رہے گی۔ کوئی اسے یوٹوپیا کہے یا کچھ، ہم یہ دیکھ کر کہ اسلام کی ایک بات ہمارے کسی دور میں مشکل یا ناقابل عمل ہوئی جاتی ہے، اسلام کو اس کی "مطابقت" میں لانے کی کوشش نہیں کریں گے۔ ایسا کرنا اپنے حق میں ظلم جانیں گے۔ ہاں جہاں ایک چیز "آپ" کے بس سے باہر ہے، وہاں "آپ" کو اسلام بہت بہت چھوٹ دے سکتا ہے۔ آپ اسلام سے "چھوٹ" لے لیجیے اور وہ اسلام میں بہت ہے، اسلام کو اپنی ضرورت اور زمانے کے مطابق "ڈھالنے" سے البتہ دور رہیے۔ یوں؛ آپ کا کام بھی نہیں رکا اور اسلام بھی جیسا تھا ویسا رہا۔ تو یہ ہے وہ "توازن": راستہ بھی بند نہیں ہوا، زندگی بھی معطل نہیں ہوئی، آپ کو زمانے کی دوڑ سے باہر بھی نہیں ہونا پڑا، جبکہ اسلام بھی اپنی جگہ، تحریف سے سلامت، صحیح اور خالص۔

آپ کا دوسرا جملہ:

لہذا اس موجودہ ترتیب سے "اُس ہدف کا سفر" کسی ایک خطے کی "ریجنل جماعت المسلمین" کے ساتھ ہی ممکن ہے۔۔ جو کہ "انکلیوسو" ہو، تصوراتی طور پر عالمگیر ہو مگر کوشش صرف اپنی "قومی جغرافیائی حدود" تک محدود رہے

آپ کی یہ بات درست ہے، "ریجنل" کے علاوہ یہاں کوئی نقطہ آغاز ممکن ہی نہیں ہے۔ البتہ چند وضاحتیں شاید یہاں درکار ہیں:

1. وہ حضرات جو دور حاضر کے لحاظ سے کسی "تخیلاتی" خلافت کے داعی ہیں، آغاز کے طور پر وہ بھی کسی "ریجنل" کے انکاری نہیں۔ البتہ ان کا خیال ہے کہ اگر عالم اسلام کے کسی خطے میں ان کی مرضی کی حکومت قائم ہو جاتی ہے، تو وہ اپنے آپ کو وہاں "خلافت" ڈیکلیر کرتے ہوئے عالم اسلام کے بقیہ حصوں کے "دعویدار" کی حیثیت میں اپنا کیس رکھیں گے۔ یعنی ایک طرح سے عالم اسلام کے ان تمام خطوں کے ساتھ جو آپ کی بیعت میں نہیں ایک اعلان جنگ! اس فکر کی خطرناکی سے متنبہ رہنا ہو گا۔ مجھے یاد ہے توے کی دہائی میں ہمارے ہمسایہ ملک میں قائم ایک اسلامی حکومت سے "خلافتی" یا "انقلابی" فکر کی داعی بعض جماعتوں کی طرف سے یہی تقاضا کیا گیا تھا کہ وہ اسے "خلافت" ڈیکلیر کر دیں تو یہ بھی ان کی بیعت کے لیے تیار ہوں گے۔ مگر انہوں نے۔ میری دانست میں۔ سمجھداری سے کام لیتے ہوئے نہ اُس وقت کوئی ایسی

غیر ذمہ دارانہ حرکت کی، اور نہ اب اس کے لیے تیار ہیں۔ اس کی وجہ وہی اس "ڈیکلیئر" کرنے کے عواقب consequences۔ ایسا نہ کرنے کو یہ حضرات کسی کسی وقت نیشنلزم پر بھی محمول کریں گے! حالانکہ اس کا کچھ تعلق نیشنلزم سے نہیں؛ بلکہ عقلمندی سے ہے۔ کیونکہ وہ کرنا، جس کے لیے یہ حضرات بے صبرے ہوئے جاتے ہیں، اندریں حالات کسی خودکشی سے کم نہیں۔

2. رہ گیا آپ کا اختیار کردہ لفظ "ریجنل جماعت المسلمین"، تو یہ بے شک حق ہے، اور فی زمانہ جب بھی معاملہ شروع ہوگا اسی سے ہوگا۔ "جماعت" جو دین کا ایک فرض ہے، جب گلوب کی سطح پر ممکن نہ ہو، تو جس سطح پر ممکن ہو، اس سطح پر واجب ہوگی۔ تاہم اصل چیز اس کی ترکیب ہے۔ "جماعت المسلمین" کا معنی ہی یہ ہے کہ اس کا دائرہ فی الحقیقت اسلام کا دائرہ ہے؛ جو نہ اس سے چھوٹا کیا جاسکتا ہے اور نہ اس سے بڑا۔ لہذا "انکلو سو" inclusive ہونے کا مطلب اگر اس ترکیب میں "سب" کی شمولیت ہے تو "جماعت المسلمین" کا لفظ اس پر لغو (بے معنی) ہوگا۔ "ریجنل" طور پر بھی اس کا نام "جماعت المسلمین" نہیں ہو سکتا۔ لہذا ہم اس کے تو بالکل حق میں ہیں کہ بڑی دیر تک یہ ایک "ریجنل" واقعہ ہی ہو۔ کسی مخصوص عالمی سیناریو کے باعث یہ عرصہ کتنا ہی دراز ہو جائے، اس پر بھی ہمیں مسئلہ نہیں۔ مگر یہ کہ اس کی ترکیب بدلی جائے اور پھر بھی اس کا نام "جماعت المسلمین" یا "اسلام کی ریاست" ہی ہو، اس سے ہم اتفاق نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی چیز کو اسلام کی سند دینا ہوگا جو اسلام نہیں۔

ہاں یہ چھوٹ لینا آپ کا حق ہے کہ حالیہ عالمی حقیقتوں کو سامنے رکھتے ہوئے جہاں آپ کسی ایک "ریجن" میں بھی اجتماع کی اسلامی ترکیب عمل میں نہیں لاسکتے، اور اس وجہ سے ایک "انکلو سو" inclusive ریاست کے بغیر کوئی چارہ کار ہی نہیں۔ اور جو کہ اس وقت کوئی مبالغہ نہیں بلکہ واقعہ ہے۔ "عدم قدرت" کی دلیل سے وہاں آپ کو اس کی اجازت ہو۔ یہ حق ہے۔ البتہ یہ آپ نہیں کہیں گے کہ اجتماع کی اسلامی ترکیب کے سب لوازم بھی اس کے اندر پورے ہیں۔ اسلام کا وہ فرض۔ بشرط استطاعت۔ برقرار رہے گا کہ انسانوں کی ولاء (زمین پر انسانوں کی جتھہ بندی، ایک، اور ایک دوسرے کا بن کر رہنا) خالصتاً اللہ اور اس کے نبی کو ماننے کی بنیاد پر ہونے کہ اس کی بنیاد کوئی دھرتی وغیرہ کا اشتراک ہو۔ یہ فرض (ایمان کی بنیاد پر انسانوں کی جتھہ بندی، بالفاظ دیگر "الجماعت") جس وقت روئے زمین کی سطح پر ممکن نہ ہو، تو زمین کے جس حصے میں ممکن ہو، فرض ہی ہوگا۔ اور اس سے چھوٹ ہوگی تو صرف "عدم قدرت" کی دلیل سے، "عدم قدرت" کے بقدر]۔ کچھ وضاحت اس نقطے کی ایک دوسرے قاری کا سوال لینے کے دوران بھی کی جائے گی۔

3. کچھ شک نہیں ایک "انکلو سو" inclusive ریاست (یعنی ماڈرن سٹیٹ) کے فارمیٹ میں رہتے ہوئے بھی۔ جو کہ اس وقت آپ کی مجبوری ہے۔ اسلام کے جن جن فرائض پر عمل پیرا ہونے کی آپ قدرت رکھتے ہوں، اُن ان فرائض کو

بہر حال قائم کریں گے۔ کسی ایک واجب کا ترک، اگرچہ وہ مجبوری کے تحت ہو، بقیہ واجبات کے ترک کی دلیل نہیں ہوگی، سوائے ایک آئیڈیلٹ ڈھن کے ہاں۔ کہیں پر آپ سود کا خاتمہ کر سکتے ہیں تو اس کو ختم نہ کرنا آپ کے حق میں گناہ ہی ہوگا۔ کہیں پر بدکاری اور فواحش کا کلی یا جزوی خاتمہ کر سکتے ہیں، تو انہیں ختم کرنے میں آپ دیر نہیں لگائیں گے۔ شرک، خرافات، ظلم، ناانصافی، مسلم اموال اور وسائل کے اندر ہونے والی لوٹ کھسوٹ، استحصال، مافیا گردی وغیرہ ایسے ملکات آپ ہر قسم کی "ریاست" کے اندر ختم کروائیں گے۔ مسلمانوں سے شر کو جتنا ختم کر سکتے ہیں، کریں گے۔ اور پورے شر کو ختم نہ کر سکنے کو وہ تھوڑا اثر ختم نہ کرنے کی "دلیل" نہیں بنائیں گے جسے آپ ختم کر سکتے ہوں۔

آپ کا تیسرا جملہ:

عالمگیر نظام کے مقتدر طبقات کے لیے جس حد تک اور جتنی دیر تک ناقابل ذکر رہے اتنا اچھا ہے۔۔۔ اپنے علاقے اور لوگوں میں سرایت کر جائے۔۔۔ تاکہ اکھاڑ پھینکا جانا آسان نہ رہے۔

مکمل اتفاق، اور بہت اہم نکتہ۔

یہاں تک کہ اس مقصد کے لیے اگر آپ کو کچھ ایسے واجبات ذرا مؤخر کرنا پڑیں جو ایک 'فوری معنی' میں، چاہے آپ کی مقدرت میں ہوں، مگر عواقب consequences / repercussions کے لحاظ سے وہ آپ کے دائرہ قدرت سے باہر ہوں، تو فقیہی تکیف میں وہ "غیر مقدور" ہی باور ہوں گے۔ اپنے پچھلے مضمون میں ہم اس پر کچھ بات کر چکے۔ مجھے یاد ہے، توے کی دہائی کے اواخر میں ہمارے ایک پڑوسی ملک میں قائم ایک صالح حکومت کو ہمدرد لوگ شدت کے ساتھ تجویز دیتے رہے تھے کہ وہ اپنے اسلامی اقدامات میں اتنا تیز نہ چلے جتنا وہ نظر آرہی تھی، اگرچہ آئیڈیلٹ حضرات کی اس سے بھی تسلی نہ ہو رہی تھی اور وہ اسے اس سے بھی زیادہ کے مشورے دے رہے تھے۔ یہی (تیز نہ چلنے کی) تجویز کئی درمند مصر کے محمد مرسی مرحوم کو بھی دیتے رہے تھے۔ غرض ہمدردوں کے یہ نصائح اسی قدرت "بلحاظ عواقب" والی دلیل کے تحت دیے جا رہے تھے، جو کہ بلاشبہ ایک صحیح دلیل ہے۔

ہماری ایک اور پوسٹ پر آنے والا ایک سوال جس کا ایک حصہ ہمارے اس موضوع سے متعلق ہے:

کیا ایسے ایک سے زیادہ کٹھ موجود نہیں ہو سکتے؟

اور کیا ایسا کٹھ ہمیشہ موجود ہوتا ہے؟

اور کیا اس دور میں اسکا تعین مشکل نہیں ہو گیا؟ اس دور کے لحاظ سے آپ اس تعین میں رہنمائی کر سکتے ہیں؟

اور اس تعین کے بعد کیا کوئی عملی قدم بھی ضروری ہوتا ہے؟

(نوید منظور)

آپ کا پہلا جملہ، جو کہ دراصل ہمارے موضوع سے متعلق ہے:

کیا ایسے ایک سے زیادہ کٹھ موجود نہیں ہو سکتے؟

شیخ سفر الحوالی نے یہ مسئلہ بہت خوبصورت انداز میں بیان کیا، ہم اسے اپنے الفاظ میں کہتے ہیں:

"الجماعۃ" کی مثال اس وقت کے لیے ایک بڑے بحری جہاز کی سمجھیے، جو کسی وجہ سے معطل ہو گیا۔ اب یہاں؛ جو لوگ "افراد" کی حیثیت میں سمندر پار کرنا چاہیں گے، وہ تو سمجھو تباہ ہی ہیں۔ ایسی حالت میں کچھ سمجھداروں کو یہ سوچتی ہے کہ وہ کچھ کشتیوں کا انتظام ہی کر لیں، اور ایسی ہر کشتی میں آپ کا جتنا جتنا شیرازہ سما سکتا ہو، اسے اس تدبیر سے سنبھالیں۔ یہ ایک مثالی حالت بے شک نہیں ہے، لیکن "دی ہوئی صورت حال" میں الجماعۃ کا یہی بچاؤ اور یہی وجود ہے تا وقتیکہ یہ صورت حال کچھ غیر معمولی محنت اور اللہ کی توفیق سے بدل نہیں دی جاتی۔ ایسی ہر "ناؤ" اپنے ہر فرد کے حق میں "الجماعۃ" ہی کا حکم رکھے گی اگرچہ "الجماعۃ" اپنی اصل حقیقت میں اس سے بہت بڑی ہو۔ اور بلاشبہ اُس "اصل حقیقت" کو واپس لانے کی بھی جتنی کوشش ہو سکتی ہے کی جائے گی اور اسے "جس حد تک" واپس لایا جاسکتا ہے لایا جائے گا۔

بنابریں؛ کسی ایک بھی خطے میں اگر انسانوں کی "ولاء" (ایکا، بچھتی، اجتماع) کی بنیاد "اللہ پر ایمان" ہو، تو اس صورت میں وہ بھی ایک مخصوص معنی میں "الجماعۃ" ہی باور ہوگی۔

آپ کا دوسرا جملہ:

اور کیا ایسا کٹھ ہمیشہ موجود ہوتا ہے؟

ایسا کٹھ بمعنی "الجماعۃ" ہمیشہ میسر ہونا ضروری نہیں۔ اس کی دلیل حضرت حذیفہ بن الیمانؓ کی اس حدیث سے ملتی ہے، جس میں نبی ﷺ نے انہیں ہدایت فرمائی: [تَلَزَمْ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ] "جماعۃ المسلمین اور ان کے امام سے ہی جڑا رہنا"۔ جس پر حضرت حذیفہؓ نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا: [فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ] "تو اگر ان کی کوئی جماعت

اور کوئی امام نہ ہو؟"] تو آپ ﷺ نے فرمایا: [فَاعْتَرَلْ تِلْكَ الْفِرْقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَصَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ] تو ان سب فرقوں (ٹکڑیوں) سے کنارہ کیے رکھنا، اگرچہ تجھے کسی درخت کی جڑیں کیوں نہ چبانی پڑیں۔" (متفق علیہ)۔

ہاں ایسا کٹھ بمعنی "طائفہ" ہمیشہ موجود رہے گا، اور اس پر بہت سی حدیثیں ہیں؛ جنہیں "طائفہ منصورہ" والی احادیث کہتے ہیں۔ "طائفہ" کا مطلب: آپ کے معاشرے ہی کے اندر پایا جانے والا ایک طبقہ جو حق کے لیے لڑنے مرنے پر تیار ہے اور جو امت پر آنے والی کسی بدترین سے بدترین حالت میں بھی ہتھیار پھینکنے اور نبی آخر الزمان ﷺ پر اللہ کے اتارے ہوئے حق سے دستبردار ہونے پر آمادہ نہیں۔

آپ کا تیسرا جملہ:

اور کیا اس دور میں اسکا تعین مشکل نہیں ہو گیا؟ اس دور کے لحاظ سے آپ اس تعین میں رہنمائی کر سکتے ہیں؟

"طائفہ منصورہ" کا تعین کسی دور میں مشکل نہیں۔

تو پھر آپ پوچھیں گے کہ میں جھٹ سے اس "گروپ" کا نام کیوں نہیں لے لیتا! یہ الجھن دراصل "برانڈ" اور "وصف" میں فرق نہ کرنے کے باعث پیدا ہوئی۔ کچھ اس وجہ سے؛ "طائفہ منصورہ" کا تعین آج کہیں مشکل ہو گیا ہے تو کہیں یہ لڑائی کا مسئلہ بن گیا ہوا ہے!

طائفہ کوئی "امیر، نائب امیر، یا صدر، سیکرٹری" کے تحت چلنے والی جماعت کے لیے بولا گیا لفظ نہیں ہے۔ بلکہ کچھ مخصوص اوصاف کے حامل طبقہ کو "طائفہ" کہا جاتا ہے۔ حدیث میں جو اس کی متعدد تعریفات ہوئیں ان کا خلاصہ یہ کہ: یہ حق پر اور حق کے لیے کھڑے رہنے والے لوگ ہوں گے۔ "حق" کا حوالہ ہیومن اسٹک Humanistic نہیں، بلکہ وہ شے جسے محمد ﷺ لے کر آئے۔ اس "حق پر، اور حق کے لیے کھڑے رہنے" کی جو جو صورتیں ہیں، وہ اس طائفہ کا وصف ہے۔ آج بھی کوئی عقیدہ کے اندر اس دین حق کا دفاع کر رہا ہے اور اس میں ہونے والی [تحریف الغالین "غالوں کی تحریف" و انتحال المبطلین "باطل پرستوں کی بناوٹ (خانہ سازیاں، فکری وارداتیں)] و تاویل الجاہلین "جاہلوں کا دین کو نرالے معانی پہنانا" [سے اس کا چہرہ صاف کر رہا ہوگا۔ کوئی حدیث پر حملہ آور لشکروں کے آگے سینہ سپر ہوں گے۔ کوئی تفسیر کی جنگ لڑ رہے ہوں گے۔ کوئی تہذیب سے متعلقہ مضامین میں باطل کے قلعے ڈھا رہے اور حق کا احقاق کر رہے ہوں گے۔ کوئی بد عملی اور منکرات کے خلاف معاشرے میں سرگرم عمل اور فرائض پر امت کو پختہ کرنے کے مشن میں اپنی کارکردگی دکھا رہے ہوں گے۔ کوئی مسلمانوں کا شیرازہ مجتمع کرنے پر اپنا زور صرف کر رہے اور اس میدان میں کافروں کے منصوبوں کو مقدور بھر خاک

میں ملتا ہے ہوں گے۔ کوئی صالح بنیادوں پر امت کی سیاست کر رہے ہوں گے۔ تو کوئی مسلم خطوں پر حملہ آور کافروں کے خلاف جہاد بالسیف کافر نضہ نبھارے ہوں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔ [حق پر اور حق کے لیے کھڑے رہنے] کی یہ سب جہتیں ہیں۔ اور اپنی اپنی جہت سے اس فرض کو نبھانے والے سب لوگ۔ مجموعی طور پر۔ طائفہ حق یا طائفہ منصورہ کہلائیں گے۔ بتائیے اس کا تعین آج کیا مشکل ہے؟

آپ کا چوتھا اور آخری جملہ:

اور اس تعین کے بعد کیا کوئی عملی قدم بھی ضروری ہوتا ہے؟

تعین کے بعد عملی قدم ہی ضروری ہوتا ہے: اس کا سرگرم ترین حصہ ہونا۔ جس کی صورت: طائفہ حق کوئی زمانہ جو جنگ درپیش ہے، اس کے جتنے محاذوں پر آپ جت جت سکتے ہیں جت جائیے، اور اجتماعی و انتظامی حوالوں سے اس کی جو جو صورتیں اور مواقع آپ کو میسر ہیں، اپنی طبیعت، مزاج، صلاحیت، ہمت اور استطاعت کو پیش نظر رکھتے ہوئے انہیں اختیار کریں۔

اس باب میں؛ ضروری نہیں ہمیشہ تنظیموں کا 'ون ونڈو' one window آپریشن ہی اختیار کریں۔ بلکہ یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ عقیدہ کی پختگی جس حلقے کے ساتھ جڑنے سے زیادہ اعلیٰ سطح پر میسر آسکتی ہے، عقیدہ کے لیے اس سے ہی جڑیں۔ قلبی اور روحانی اصلاح کے لیے بے شک کوئی اور حلقہ دیکھ لیں۔ تہذیبی اور فکری الجھنوں کے ازالہ اور اس میدان میں باطل سے نبرد آزما ہونے کے لیے کوئی اور حلقہ۔ سیاست میں کوئی کردار رکھنے کے لیے کوئی اور دائرہ کار۔ منکرات کے خاتمہ اور معروف کو عام کرنے کے فریضہ سے عہدہ برآ ہونے کے لیے کوئی اور حلقہ۔ علیٰ ہذا القیاس، حق کا جو واجب جہاں آپ کو سب سے اعلیٰ اور سب سے مؤثر سطح پر ادا کرنا میسر ہو، اسی کا رخ کریں۔ اور اگر حق کے یہ سب فرائض کسی ایک ہی حلقہ کے اندر رہ کر ادا کرنا آپ کسی وجہ سے ضروری یا اپنے حق میں مناسب تر خیال کریں، تو ایسا کر لیں بغیر "طائفہ حق" کو اس ایک میں محصور کیے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نصرت حق کے کسی ایک ہی میدان کو اپنے وقت اور صلاحیتوں کا کلی مصرف بنالیں جو کہ excellence کے درجے کو پہنچنے کے لیے کسی وقت ضروری ہوتا ہے؛ جبکہ کچھ لوگوں کا excellence کے درجے کو پہنچنا ہونا بھی دین کی ضرورت ہے؛ اور جو کہ آدمی کے کسی آدھ شعبہ کے اندر جت کر ہی ہاتھ آنے کی چیز ہے۔

اوپر جو بات ہوئی، یعنی اپنی طبیعت، مزاج، صلاحیت، ہمت اور استطاعت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے اجتماعی فرائض کا کوئی نقشہ تجویز کرنا... بسا اوقات یہ کام انسان خود تشخیصی self-assessment سے کر لیتا ہے اور اکثر اوقات یہ کسی استاد، یا مربی یا مرشد یا سینئر سے مدد لے کر ہی۔